خاندانِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بنوہاشم سے رشتہ داریاں

مولانا حکیم محمود احمد ظفر

رشتۂ سوم:

تیسرا رشتہ جو خاندانِ صدیقی اور خاندانِ نبوی کے درمیان تھا، وہ یہ تھا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔ اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا کی ایک ماں جائی بہن تھی جن کا نام قریبۃ الصغریٰ بنت ابی اُمیہ رضی اللہ عنہا تھا۔ وہ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اس لحاظ سے اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا سیدنا عبدالرحمٰن کی سالی ہوئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہم زُلف ہوئے۔

اسی رشتہ سے ایک اور رشتہ جنم لیتا ہے کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے داماد تھے۔ وہ اس طرح کہ انھی قریبۃ الصغریٰ سے سیدنا عبدالرحمٰن کی ایک لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام حفصہ تھا۔ ان حفصہ کا نکاح پہلے سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے المنذر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اس کے بعد وہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بعد ان کا نکاح عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے ہوا۔ بعض علمائے تاریخ نے سیدہ حفصہ کا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آنا پہلے لکھا اور المنذر بن زبیر بن العوام کے نکاح میں آنا بعد میں لکھا ہے۔ چنانچہ طبقات ابن سعد میں ہے:

حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی والدہ کا نام قریبۃ الصغریٰ بنت ابی اُمیّہ تھا۔ سیدہ عائشہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اس کا نکاح المنذر بن زبیر بن عوام سے کرنا چاہا لیکن حفصہ کے والد عبدالرحمٰن گھر پر نہیں تھے۔ جب آئے توانہوں نے اس نکاح کی اجازت نہ دی۔ پھر اپنی مرضی سے ان دونوں کا نکاح کر دیا۔ پھر المنذر رضی اللہ عنہ کے بعد ان (حفصہ) کا نکاح حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے ہوا۔ (طبقات ابن سعد، جلد: ۸، ص: ۴۶۸)

امام ابوجعفر بغدادی نے حفصہ کے نکاح کی ترتیب یہ ذکر کی ہے۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا نکاح پہلے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ہوا۔ ان کے بعد عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے اور اس کے بعد المنذر بن زبیر سے۔ (کتاب المحبّر، ص: ۴۴۸۔ لاہور)

رشتۂ چہارم:

خاندانِ صدیقی اور خانوادۂ علوی کی آپس میں ایک رشتہ داری یہ تھی کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن ابی بکر، سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہم زلف تھے۔ اس رشتہ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر، سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہما کے خلیرے بھائی تھے۔ کیونکہ ایرانی بادشاہ کی دو لڑکیاں مالِ غنیمت میں آئی تھیں۔ اُن میں ایک سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئی۔ اور دوسری محمد بن ابی بکر کے نکاح میں آئی۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اس شہزادی سے جو اولاد ہوئی، ان میں زین العابدین تھے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اُس بادشاہ کی دوسری بیٹی سے قاسم بن محمد پیدا ہوئے۔ اس وجہ سے سیدنا زین العابدینؒ اور سیدنا قاسمؒ بن محمد آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔ اس رشتے کو سُنّی اور شیعہ دونوں علما نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ شیعہ حضرات کی سب سے معتبر کتاب اصولِ کافی میں ہے جس کا ترجمہ اصولِ کافی کے شارح علّامہ قزوینی نے یوں کیا ہے:

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یزدجرد کسریٰ ایران کی لڑکی جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائی گئی تو پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اس لڑکی کو مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص کو پسند کرنے کا اختیار دے دیں۔ اس کے بعد اس شخص کے حصۂ غنیمت میں اس کو شمار کر لینا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو مانتے ہوئے اس کو پسندیدگی کا اختیار دے دیا۔ اس لڑکی نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور یہ اُن کے حصہ میں آ گئی، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی سے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا کہ مجھے شاہ جہان کہتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں تیرا نام شہربانو یہ ہے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تیرے لیے ایک لڑکا ہوگا جو اپنے زمانہ میں تمام اہلِ زمین سے بہتر ہوگا۔ چنانچہ اس سے امام زین العابدینؒ پیدا ہوئے۔ (اصول کافی مع شرح الصافی، حصہ:۲،ص:۲۰۴۔ نولشکور۔ جلاء العیون، ص:۶۷۲)

مشہور رافضی مصنف قاضی نور اللہ شوستری نے بھی اس رشتہ کو تسلیم کیا ہے جیسا کہ لکھا ہے

''قاسم، سیدنا زین العابدینؒ کی خالہ کا لڑکا تھا اور اس کی ماں ایران کے آخری بادشاہ یزدجرد کی لڑکی تھی۔''

(مجالس المؤمنین، مجلس پنجم، تذکرہ محمد بن ابی بکر) ان کتابوں کے علاوہ عمدۃ المطالب فی انساب آلِ ابی طالب، ص:۱۹۲، جلاء العیون، جلد:۲، ص:۶۷۴، کشف الغمّۃ، جلد:۲، الارشاد للشیخ مفید، ص:۲۳۷۔ اور دوسری کئی کتابوں میں بھی یہ ذکر کیا گیا ہے کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر، اور زین العابدین بن الحسین بن علی آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔

تعصب کا جنون:

عصبیت بھی عجیب چیز ہے۔ متعصب آدمی کبھی بھی حقیقت کا سامنا نہیں کر سکتا۔ تاریخی حقائق میں سے یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قادسیہ کی جنگ اور مدائن کی فتح نے کسریٰ ایران یزدجرد کی کمر

توڑ کر رکھ دی۔ اور اسی زمانہ میں شہر بانو اور اس کی بہن مالِ غنیمت میں مدینہ طیّبہ آئیں۔ جیسا کہ سیدنا محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے اصولِ کافی میں منقول ہے (ملاحظہ ہو: اصولِ کافی باب الحجۃ، ص: ۲۹۲) لیکن بعض شیعہ مؤرخین نے امام معصوم کی مخالفت کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ یہ تو درست ہے کہ یزدجرد کی دولڑکیاں مدینہ طیّبہ لائی گئیں ان میں سے ایک تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے حبالۂ عقد میں آئیں، اور دوسری محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ بنی۔ لیکن یہ واقعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں نہیں ہوا بلکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ چنانچہ عباس قمی نے شیخ مفید کے حوالہ سے لکھا ہے:

شیخ مفید نے روایت کیا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حریث بن جابر کو بلادِ مشرق میں سے کسی شہر کا والی مقرر فرمایا۔ اور اس نے یزدجرد کی دولڑکیوں کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک ''شاہِ زناں'' نام رکھا تھا، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور دوسری محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ اس سے حضرت جعفر صادقؒ کے نانا قاسم بن محمد ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ لہٰذا حضرت قاسم اور حضرت زین العابدین دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہوئے۔'' (منتہی الآمال، جلد: ۲، ص: ۴، کشف الغمّۃ، جلد: ۲، ص: ۲۹۵)

صاحبِ کشف الغمّۃ نے شہر بانو (شاہِ زنان) بنت یزدجرد کو شیخ مفید ہی کے حوالہ سے بجائے سیدنا زین العابدین کی ماں کے اعلیٰ اصغر کی ماں قرار دیا ہے۔ (جلد: ۲، ص: ۲۵۱)

لیکن سیدنا زین العابدین کی ولادت کے باب میں لکھا ہے:

فامّا امّه ام الولد اسمها غزالة و قيل بل كان اسمها شاه زنان بنت يزد جرد

(کشف الغمّۃ، جلد: ۲، ص: ۲۸۶)

پس آپ کی والدہ ایک باندی تھی جس کا نام غزالہ تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا نام ''شاہ زنان'' بنت یزدجرد تھا۔

آپ تاریخ کی کتابوں کی ورق گردانی کر جایئے آپ کو کسی معتبر روایت سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حریث بن جابر جعفی کو کسی شہر کا گورنر مقرر فرمایا ہو۔ یہ صرف اس بات کی تاویل کی گئی ہے تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ اس واقعہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں آتا۔ لیکن حقیقت کو چھپایا نہیں جاسکتا۔

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے تو کہ شہر بانو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لائی گئی تب تھی اتنی بات تو ثابت ہوگئی کہ حضرت زین العابدین اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ اور خاندانِ صدیقی اور خاندانِ علوی کی آپس میں قریبی رشتہ داری تھی۔

رشتۂ پنجم:

سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلیرے بھائی قاسم بن محمد بن ابی بکر کی ایک صاحبزادی جو اُمِ فروہ کی کنیت کے ساتھ مشہور تھی۔بعض علمائے انساب نے اس کا نام فاطمہ اور بعض نے قریبہ لکھا ہے۔ یہ صاحبزادی ائمہ اثناعشر کے پانچویں امام سیدنا محمد باقر کی زوجہ محترمہ تھی۔فقہ جعفریہ کے بانی اور جلیل القدر امام سیدنا جعفر صادق انہی کے بطن سے پیدا ہوئے اور انہی کی گود میں پرورش پائی۔ یہ سیدہ اُم فروہ ماں اور باپ دونوں طرف سے صدیقی تھیں۔ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق تھا، اور باپ سیدنا زین العابدین کے خالہ زاد بھائی سیدنا قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق تھے۔گویا ان کی ماں صدیق اکبر کی پوتی اور باپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پوتا تھا۔دوسرے لفظوں میں فقۂ جعفریہ کے بانی کا وجود صدیقی اور علوی خاندانوں کے ملاپ کا نتیجہ ہے۔اسی وجہ سے جب ایک شخص نے سیدنا جعفر صادق سے پوچھا سنا ہے کہ آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو میرے نانا ہیں، کیا کوئی شخص اپنے آباء واجداد کو گالی دینا پسند کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ مجھے کسی قسم کی عزت وشوکت نہ دے اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عزت وشوکت تسلیم نہ کروں۔''

(احقاق الحق، قاضی نوراللہ شوستری، ص:۷)

اپنی والدہ سیدہ ام فروہ کے ماں اور باپ کی طرف سے صدیقی ہونے کی وجہ سے سیدنا جعفر صادق اکثر یہ فرمایا کرتے تھے اور بڑے فخریہ انداز میں فرماتے تھے:

ابوبکر نے مجھے دوبارہ جنا ہے۔(عمدۃ الطالب، ص:۱۹۵۔کشف الغمۃ، جلد:۲، ص:۳۷۳)

قاضی نوراللہ شوستری نے بھی سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے اس جملہ کو نقل کیا ہے۔ویسے تو علمائے انساب میں سے قریباً ہر ایک نے لکھا ہے کہ سیدہ ام فروہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پوتے اور پوتی کی بیٹی تھی۔لیکن قارئین کی تسلی کی خاطر کے لیے چند ایک معتبر کتابوں سے حوالہ جات نقل کیے جاتے ہیں۔

۱۔　اصولِ کافی شیعہ مذہب کی سب سے معتبر کتاب ہے۔اس وجہ سے کہ اثناعشری عقیدے کے مطابق آخری امام معصوم نے اس پوری کتاب کو پڑھ کر اس کے صحیح ہونے کی تصدیق فرمائی

چنانچہ اسی اصولِ کافی میں ہے:

سیدنا جعفر صادق کی والدہ اُمِ فروہ قاسم بن محمد بن ابی بکر کی صاحبزادی تھیں۔اور اُمِ فروہ کی والدہ اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر تھیں۔(اصولِ کافی مع شرح الصافی کتاب الحجۃ، ص:۲۱۴، جزوسوم مولد امام جعفر صادق)

انساب پر شیعہ علماء کی معتبر کتاب عمدۃ المطالب میں ہے:

سیدنا جعفر صادق کی والدہ قاسم بن محمد بن ابی بکر کی بیٹی تھیں۔اور اُمِ فروہ کی والدہ اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر تھیں۔

اور اسی وجہ سے جعفر صادق کہا کرتے تھے مجھے ابوبکر نے دو دفعہ جنا ہے۔ (عمدۃ المطالب فی انساب آلِ ابی طالب، ص:۱۹۵)

علامہ عباس قمی نے تو سیدہ اُمِ فروہ کے فضائل بھی بہت گنوائے ہیں تاکہ ان کی قدر و منزلت سے آشنائی ہو سکے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''اُن (سیدنا جعفر صادقؒ) کی والدۂ ماجدہ جو کہ شرافت کا پہاڑ، قدر و منزلت میں عالی، عزت و تکریم میں بے مثال اور عالی مرتبت جناب فاطمہ مسماۃ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں۔ سیدنا صادق نے ان کے بارہ میں فرمایا تھا کہ میری ماں ایمان لانے والی، تقویٰ اور نیکی اختیار کرنے والی عورتوں میں سے تھیں، اور اللہ تعالیٰ نیکوکار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ (منتہی الآمال: جلد۲، ص:۱۲۱، تہران)

یہ رشتہ خاندانِ صدیقی اور خاندانِ علوی میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں خانوادوں میں کوئی پُرخاش، کدورت، رنجش اور عداوت نہ تھی۔ بلکہ وہ سگے بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ آپس میں رشتہ داریاں بھی ہوتی تھیں۔ اور محبت وعقیدت کے مظاہر بھی۔ یہ رنجش اور عداوت کی داستانیں بعد کی بنائی ہوئی ہیں تاکہ اپنی فرقہ پرستیوں کے بُت کو قائم رکھا جا سکے۔

<u>رشتۂ ششم:</u>

خاندانِ صدیقی کی جس طرح رشتہ داریاں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور اُن کی اولاد کے ساتھ تھیں، اسی طرح سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی اُن کی رشتہ داریاں تھیں۔ ان میں سے ایک رشتہ داری یہ تھی کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حبالۂ عقد میں (مختلف اوقات میں) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی دو بیٹیاں حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ہند بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر تھیں۔ چنانچہ شرح نہج البلاغۃ میں ہے کہ:

روی مدائینی قال تزوّج الحسن حفصة بنت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر.

(ابن ابی الحدید، جلد:۴، ص:۵، بیروت)

مدائینی نے روایت کیا ہے، سیدنا حسن بن علی نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے شادی کی۔

اسی کتاب میں ایک اور مقام پر ہے کہ:

و تزوّج هند ابنة عبدالرحمٰن بن ابی بکر. (ابن ابی الحدید، جلد:۴، ص:۸)

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ہند بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے شادی کی۔

صدیقی خاندان سے آلِ ابی طالب کے ان مشہور و معروف رشتوں کے علاوہ اور بھی کئی تعلق داریاں ہیں جن کو طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کیا جا رہا۔